رجسٹرڈ نمبر

ایڈیٹر محمد ... علوی کاکوروی

سیاہ ذلت ہے اگر ساری خدائی ہو مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے

وطن کی اصلاح و ترقی کا نقیب

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

ایل ۶۰۰

جلد ۲ | کاکوری یوم شنبہ ۱۵ مئی سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۰

عید وطن سے دور

... کاکوروی

پرائے شہر میں اے دوست اپنی عید کہاں

کوئی علم اسرار فطرت رنگیں — نہ تیز و تند ہواؤں کا ہے کوئی پیغام
ہر ایک دل ہے پریشان بےکس و لاچار — کوئی صدا کوئی آہٹ نہیں ہے کچھ بھی نہیں

وہ نازنین وطن ہیں نہ مہ وشان جہاں

پرائے دیس کی باتیں کہوں - تو کس سے کہوں

سکونِ زیست مسافر کو بھی ملا ہے کبھی — مراد اجنبی راہوں میں کس نے پائی ہے
یہ ظلمتوں کے فروزاں ہیں ہر طرف جو چراغ — یہ غم ہے دل کو ہنسی زندگی کی اڑتی ہے

وطن کی بات اگر میں کروں تو کس سے کروں

وہ ماہتاب نہیں ہے وہ آفتاب نہیں

یہاں حیات - کہاں یہ تو اک بیاباں ہے — حسین چہروں میں عنا نہیں جمال کہیں
نسیم صبح کے پردے میں بوئے یار نہیں — محبتوں کے خزانے لٹے ہوئے ہیں یہاں

نگاہ جس پہ ٹھہر جائے وہ شباب نہیں

بسا یا دیس ہے دل کس طرح یہاں ٹھہرے

وطن کی گلیاں یہ خوابوں میں آکے کہتی ہیں — کدھر گئے مری دنیا کے وہ دمکتے چراغ
صبح و شام یہ سینے سے آرہی ہے صدا — کہاں ہیں زندہ دلان جوان خوش انداز

اب ایک خواب ہوئے زندگی کے وہ میلے

جو تم کو گاتے تھے اے دوست کیسے گائیں ہم

جا رہی ہے وہ پرچھائیں وہ گذار ابھی — ہر ایک گھر سے صدا آرہی ہے - تم ہو کہاں
ہلال عید جو نکلا ہے اشک برساتا — ترس رہے ہیں یہاں ہم - کہ اکی دید کہاں

کسے حدیثِ الم - جاکے اب سنائیں ہم

کسی کی دید کہاں اب کسی کا دید کہاں

یہی خیال فقط زندگی بڑھائے ہے — مرے عزیز وطن اب جو عید آئے گی
خدا نے چاہا تو اس بے سہاگ ماتھے پر — ترے سپوت ہی افشاں لگانے آئیں گے
پرائے شہر میں اے دوست اپنی عید کہاں — کسی کی دید کہاں اب کسی کی دید کہاں

"بیوہ کے آنسو"

اپنی یتیم بیٹی کی حسرت ناک رخصتی پر

کونین کی دولت ترے قدموں پہ لٹاؤں! — ارمان تو یہ ہیں تجھے آنکھوں میں چھپاؤں!
میں چاند ستاروں سے تری مانگ سجاؤں — سورج کی کرنوں سے تجھے جھولا جھلاؤں!

آجانِ تمنا تجھے سینے سے لگا لوں!

بےکیف ہیں بے رنگ ہیں عالم کی فضائیں!! — گھیرے ہیں لیے میں تجھے اب غم کی گھٹائیں!
آنسو مری آنکھوں میں اور لب پہ ہیں آہیں! — ٹوٹے ہوئے دل سے ہیں یہی اب تو صدائیں!

آجانِ تمنا تجھے سینے سے لگا لوں!

نکلی نہ کوئی آہ ترے باپ کی حسرت!!! — ارماں بھرے دل کو لیے ہو گئے رخصت!
ہوتی تری شادی سے انھیں کتنی مسرت! — پر کیا کروں مجبور ہوں بیٹی تری قسمت!

آجانِ تمنا تجھے سینے سے لگا لوں!

تسکینِ جگر دل کا سکوں آنکھ کا تارا!!! — فرقت تری کیونکر مجھی دم کو گوارا!
اب بھائی فقط ہیں ترے بیکس کا سہارا! — اللہ نہیں ہے مجھے اب ضبط کا یارا!

آجانِ تمنا تجھے سینے سے لگا لوں!

یاد آئیں گی ہر لحظہ تجھے تیری وفائیں — گونجیں گی مرے کانوں میں تیری ہی صدائیں
پہونچائیں گی پیغام مرا کالی گھٹائیں! — تڑپائیں گی ہر دم تری مجبور نگاہیں!

آجانِ تمنا تجھے سینے سے لگا لوں!

اب عیش و مسرت سے بہت دور ہوں بیٹی! — غم ہائے زمانہ سے بہت چور ہوں بیٹی!
فرقت کے تصور سے میں رنجور ہوں بیٹی! — قانونِ دنیا سے میں مجبور ہوں بیٹی!

آجانِ تمنا تجھے سینے سے لگا لوں!

ہو فضل خدا ساتھ تو آسان ہیں راہیں! — پیغام و سکوں دیں تجھے گلشن کی ہوائیں
ہالے میں لیے ہوں مہ و اختر کی شعاعیں — پہنچیں نہ کبھی پاس ترے غم کی صدائیں

آجانِ تمنا تجھے سینے سے لگا لوں!
سینے سے لگا لوں تجھے آنکھوں میں چھپا لوں

از عفت بانو صاحبہ ثریا کاکوروی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
پندرہ روزہ
کاکوری اخبار
جلد | ۵ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر

کشمکش حیات

از خلیق احمد عباسی

غضب کی قوت تخلیق ہے ان خستہ حالوں میں
بگڑ جاتی ہے جب دنیا تو بنتی ہے خیالوں میں

اکثر اوقات میرا تخیل بیری وسیع پرنشانیوں میں کھو جاتا ہے اور میں اپنے بے حال و مستقبل کی دنیا میں کوئی جگہ حاصل کرنے کے متعلق کچھ بھی نہیں سوچ سکتا۔ بسا اوقات میں دنیا کی حدود کو اپنے اوپر تنگ پاکر اپنی مجروح اور بار بار زندگی کو ختم کر دینے ہی میں نجات سمجھتا ہوں۔ لیکن پھر مجھے اپنی بوڑھی ماں کا خیال آتا ہے جس کا اس وسیع اور عظیم دنیا میں کوئی بھی پرسان حال نہیں۔ میں اس تصور سے لرز اٹھتا ہوں جبکہ میری ماں ...!! مجبور اور بیکس ماں!.... دنیا میں ٹھوکریں کھاتی ہوگی اور نامرادیوں و ناکامیوں سے دوچار ہو کر حقیقی کی کٹھن منزلیں طے کرتی ہوئی نظر آئے گی۔ حتیٰ کہ کسی کے سامنے دست سوال بھی دراز کرے گی تو اس وقت زمین و آسمان کی وسعتیں بھی اس کی امداد سے مجبور رہیں گی۔

میں اسی ہیجان آمیز کشمکش میں مبتلا رہتا ہوں اور زمانہ کی سختیوں و تقدیر کی نارسائیوں کا ماتم کرتا رہتا ہوں — !!! دولت و سرمایہ کے بغیر زندگی انسان کے لیے موت سے بدتر ہے میں کامرانیوں کی امیدیں لگائے بیٹھا تھا۔ لیکن! میرے لیے اس دنیا میں کوئی خوشی نہیں۔ میرے دماغ نے میری زندگی کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے اور مجھے محض ناکام خوابوں کی دنیا میں دھکیل دیا ہے!! — آخر ہم کیوں کامیابیاں حاصل کریں اس لیے کہ دنیا میں ہمارا نام روشن ہو اور دولت و ثروت سے چند انسانوں کی زندگیاں خرید سکیں —!! ایک وقت آتا ہے کہ اور روشن ترین نام بھی صفحات تاریخ کے فرسودہ اوراق کے اندر کہیں جگہ حاصل نہیں کر سکتے۔ ہم روزانہ لاکھوں انسانوں کو قبرستان کا نام دے کر پیوند خاک کر دیتے ہیں —! دنیا کتنی وسیع ہے اور ہماری زندگی کس قدر محدود —!! ہاں یہ دولت مند ہم کو بہت سکھی معلوم ہوتے ہیں مگر ان کی یہ تمام دولت اور مال ان کے دکھوں کا صحیح معاوضہ نہیں ہم لوگ ان کی زندگیوں پر رشک کرتے ہیں مگر ان کی یہ عظیم مسندیں حقیر رشتوں میں پھنسی ہوئی ہیں ان کی مسندوں اور رنگینیوں میں کتنے آلام اور دکھ ہیں شامل ہیں۔ ان کی خوشی محض ایک وہم ہے۔ یہ غیر ممکن کو ممکن سمجھے ہیں اور ناپائیدار کو پائیدار —!!! لیکن میں کشمکش حیات سے گھبرانا ہماری ہمت سے بعید ہے۔ اس جنگ کا نام ہی زندگی ہے۔ کیا ایک صوفی ریش دراز کی "مجرد خانقاہی" زندگی جو محض تسبیح کے دانوں پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ صحیح زندگی ہے؟ کیا خدا نے محض اپنی بنائے ہوئے رشتے کی تفریح کے لیے یہ کارخانہ اس دنیا کی تخلیق کی ہے؟ نہیں ......!!! ہمیں سڑکوں اور خانقاہوں پر آوارہ پھرنے زندگی کو محض مصائب سے گھبرا کر ختم کر دینا اور پامال فرسودہ راستوں پر چلنے سے نہیں مل سکتی۔

اس دنیا میں ناکامی اور کامیابی پہلو بہ پہلو چلتی ہے۔ لہٰذا انسان کو زندگی کی جنگ میں صبر و سکون ہاتھ سے نہیں دینا چاہیے ہم کامیابی کی دوری کو ختم کریں! شاندار مستقبل و سہی! یہ سکوت جانی ہی سہی!!! جب تک دنیا آرزوؤں و کامرانیوں سے روشن ہے۔ ایک نوجوان کو اس کی منزل کامرانی سے بعض رکھتا ہے خودکشی پر آمادہ کرتا ہے ...... دنیا کی سرد و گرم کا مزا چکھنا ہی زندگی ہے اخلاق اور عزم کی پاکیزگی خیالات کا امن و سکون یہی ہے۔ ..... انھیں دنیا میں آزردہ اور پریشان چھوڑ دینا اپنی زندگی کو برباد کے گڑھوں میں دھکیل دینا ہے!!! —

آج — مجھے نئی زندگی عطا ہوئی ہے! اور میں اپنے حسین خیالات پر مسکرا رہا ہوں ....!!! اب شاید نئی زندگی مجھے مل جائے۔

بھیا

شاہینہ نوید عباسی

بھیا اپنے رسالے لئے ہنستے مسکراتے ہوئے داخل ہوئے ساتھ ہی بڑبڑانے لگے "اخاہ اب تو خیر سے آپ بھی ادیبہ بن رہی ہیں مضمون نگار بنیں گی رسالہ میں افسانہ چھپا ہے۔ اسی لئے تو آپ کو خبر ہے آپ کی صاحبزادی نے مضمون لکھا اور وہ چھپ بھی گیا۔" میں نے کہا "ہر وقت کیا مذاق کرتی ہیں بھیا نے مذاق اڑاتے ہوئے کہا اور میں بغیر کچھ کہے ان کے ہاتھ سے رسالہ چھیننے کی کوشش کرنے لگی۔

"ارے دیکھا بھیا کیا واقعی میرا افسانہ چھپا ہے تب تو بڑی خوشی ہوئی۔ بھیا شانی کھلائیے آپ کی بہن مضمون نگار بن گئی ہے۔"

بھیا نے ایک زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا "بڑا اچھا مضمون ہی ہے جو میں مٹھائی کھلاؤں گا تو مجھے تو اپنے دوستوں میں یہ رسالہ دکھاتے شرم آئے گی سب کیا کہیں گے کہ جیسے قابل بھائی کی بہن نے یہ افسانہ لکھا ہے" اور میں چڑ سی گئی۔

اچھا اچھا رہنے دیجئے لیکن دل میں رشک بھی ہو رہا ہو کتنا اچھا مضمون ہے کاش میں بھی لکھ سکتا چاہے دوسروں سے تعریف کریں کبھی کیا مجال جو مضمون پر تعریف کریں ایسے بھیا کس کے ہوں گے۔ اور بھیا کی یہ عادت ہے دوسروں سے خوب میری لکھی ہوئی چیزوں کی تعریف کریں۔ سوئیٹروں اور دستانوں کو بڑے فخر سے دکھائیں گے لیکن مجھ سے کبھی تعریف نہ کریں گے۔ اور بھیا پھر بول پڑے۔

آخر ایڈیٹر نے اسے چھاپ کیسے دیا اگر میں ہوتا تو پڑھ کر اسکو ردی کی ٹوکری کی زینت بخشتا۔

میں پھر چلا پڑی "اچھا رہنے دیجئے آپ کو دنیا بھی کون آپ بھی مضمون لکھیے دیکھ لوں کہ خوشامد کرتے تب بھی میں آپ کے رسالہ میں نہ چھپواتی۔ جائیے میں شرمسے کہہ دوں گی امی کے ساتھ شادی کر دیتا تب ہی معلوم ہوگا آٹے دال کا بھاؤ۔

بھیا تفریحاً ہنستے ہوئے بولے "ہوں تو گویا بنّی تم مجھ سے شادی نہ کرو گی مجھے کوئی نہ ملے گا ہی نہیں۔ پھر کیوں بھئی خوشامد کی تھی" واللہ بھیا تم سے شادی کر لیجئے میری دوستی ایسی دوست میری بھابی بن جائیں گی پھر ہم دونوں ساتھ رہا کریں گے کتنا مزہ آئے گا اور .... میں نے تو اس کا کرایہ کی کالی سی خواب میں نے شادی منظور کر لی تو کیا بات ہے بھیا اور میرے ایک چپت لگاتے ہوئے کہا "جائیے میں بھی شادی نہیں کروں گا" اور میں نے کہا "کیوں

"تو ادھر دیکھو! کر لیجئے ہماری نند کو آپ سے بہت اچھا خوب مل جائے گا لیکن اب دیکھئے آپ کو کسی کو وقار کی پری مل جائے گی" اور بھیا خاموش ہو گئے شاید وہ ہی رہی تھی اور اٹھ گئے۔

اس چیز کو میں کبھی برداشت نہیں کر پاتی ہوں حالانکہ بھیا مجھے بہت چھیڑتے ہیں لیکن پھر بھی ذرا دیر خاموش ہو جاتے تو مجھے بھی ہمت نہ ہوتی آخر کار میں نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"بھیا آپ خفا ہو گئے میں تو مذاق کر رہی تھی آپ مجھے اتنا چھیڑتے ہیں میں تو نہیں روٹھتی ہوں ...... اور میری آنکھوں میں آنسو چھلک پڑے بھیا کی ساری خفگی دور ہو گئی یہ تو حقیقت ہے بھیا میری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتے ہیں میرے آنسو پونچھتے ہوئے بولے "تم میں تو یونہی چپ ہو گیا تم تو رونے لگیں۔ بہو بڑی رونی۔ اچھا میرا مضمون دکھلائیں۔"

نہیں بھیا جاؤ تجھی پر سے میرا امتحان ہے پہلے خود کچھ نہیں پڑھتے ہیں دیکھ لیجئے ہیں الٹے مجھے پھر چھیڑیں۔

"اوہ! کیا کہنے ہیں آپ کے امتحان کے جیسے بڑا امتحان ہی نہیں ہے ہم بھی تو تھرڈ ڈویژن والی ہیں۔ لیکن تمہاری یہ تھرڈ ڈویژن کہ بس کتاب کا کیڑا بن کر رہ جائیں اور تب بھی سیکنڈ ڈویژن آئے۔ ہم دیکھو بغیر پڑھے تھرڈ ڈویژن پاس ہو جاتے ہیں۔" بھیا بڑے فخریہ انداز میں بولے۔

تھرڈ ڈویژن میں کیا پاس ہو گئے معلوم ہوتا ہے بڑی مشکل سے آئے۔ جیسی بہن ہے کیسے شرم نہیں آتی اس مرتبہ تو شاید پاس بھی نہ ہو گے۔

بھیا پھر چیخ پڑے "عجیب بدتمیز بنی لڑکی ہو بیٹے کو سمجھتی کیا ہو" میں پھر چپ ہی خاموش ہو گئی مجھے بھی تو سب کچھ رکھنا چاہیے۔ حالانکہ اب دونوں ہی پڑھائی میں لگ گئے لیکن پھر بھی اور کوئی نہ کوئی ایسی بات ہو جاتی جس پر بھیا مجھے خوب چھیڑ کرتے لیکن پھر بھی بھیا میں بھی تھے اچھے۔ امتحان کے دن کٹتی محنت سے صبح ہی صبح تک دیتے ہوئے رکھا تھا۔ گھبرائی کیوں ہو تم تو ضرور پاس ہو جاؤ گی یقین تھا۔ اس مرتبہ تو میرے ہی کا پانی ہو جانے کے لالے ہیں۔"

"نہیں بھیا آپ ضرور پاس ہو جائیں گے

میں تو بوکھلا گئی تھی تو اور بھیا نے نیچے کو جھک کر بڑی محبت سے میری بیٹ کا چاکلیٹ کا ڈبہ لاکر کر دیا میں ایسے محبت بھرے انداز کو دیکھتی رہی غرضیکہ وقت گذرتا رہا رزلٹ نکلنے کا دن آگیا بس بھیا کی اور میری لڑائی تھی اور میں سوچتی ہی رہ گئی ان کو کیسے منایا جائے۔

آخر رزلٹ آگیا میں فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوگئی بھیا بھی خلاف معمول فرسٹ آگئے تھے دونوں ہی بہت خوش تھے اور جب میں نے مبارکباد دی تو انھوں نے منظور کر لیا اور میں ہنس رو پڑی — اچانک بھیا کمرے میں گھس پڑے زور سے ایک تھپڑ مارتے ہوئے کہا پارسل آیا جب میں نے زور سے کھول کر دیکھا اس میں ایک خوبصورت سی لاکٹ گھڑی تھی جسکے لیے میں نے کہا تھا۔ خیاب سے بھیا کی طرف سے اپنی چھوٹی سی بہن کی شاندار کامیابی پر۔ میں خوشی سے اچھل پڑی میرے عزیز بھیا کتنے اچھے ہیں آپ کس قدر اچھے ہیں آپ لیکن آپ خفا تو نہیں ہیں نا۔

بھیا نے پھر ایک چپت لگاتے ہوئے کہا پگلی کوئی بھائی اپنی بہن سے خفا بھی ہوسکتا ہے۔ اور میں خوشی سے چیخ پڑی میرے بھیا۔

اور جب میری آنکھ کھلی تو امی مجھ پر جھکی ہوئی کہہ رہی تھیں "کیا بڑبڑا رہی ہو۔ کہاں ہیں تمہارے بھیا" اور میں پھر بڑبڑا اٹھی۔ دیکھئے امی بھیا کتنے اچھے ہیں میرے لیے میری پسند کی لاکٹ گھڑی لادی۔ امی پھر کہنے لگیں کہاں گھڑی ذرا ہوش میں آؤ تمہارے بڑے بھیا کہاں ہیں۔ میرا نیند کا خمار ختم ہوچکا تھا اپنی خیالی دنیا سے مادی دنیا میں آچکی تھی۔ امی تو یہ کہتے ہوئے چلی گئیں اور میں سوچنے لگی واقعی میرے تو کوئی بھیا ہی نہیں ہیں یہ تو سب ہے۔ اور۔ اور میں اپنی بے کسی پر سسکیوں سے رو پڑی۔

اِدھر اُدھر سے

"علامہ سرکوب"

"جناب .... کی صحت یابی کی خوشی میں ایک زنانہ محفل میلاد منعقد ہوگی"

محفل میلاد اور زنانہ محفل میلاد اور جناب ..... کا نام تو مردانہ اور محفل زنانہ اچھا یہ محفل کون سی۔ اوہ اوہ سمجھ میں آیا۔ یہ محفل میلاد کی خرابی ہے کہ گوشت کی گرانی کی وجہ سے لوگوں نے دال کھانا شروع کر دی ہے۔ چونکہ مردوں کو آخر عورتوں سے نباہ کرنا ہی ہے اسلیے یہ زنانہ محفل میلاد منعقد ہوگی۔

"ڈاکٹر علی صاحب کا تبادلہ پنڈی سے واہ ہوگیا ہے" واہ واہ واہ۔ راولپنڈی چونکہ پہاڑی علاقہ ہے اسلیے میدان تک آتے آتے کچھ سطریں نیچے ہوکر پنڈی ہوگیا۔ خیریت ہے ٹھنڈی نہ ہوگیا۔

"ایک زنانی محفل میلاد منعقد کی عین موقع پر بارش بغیر بلائے آگئی"

جب مدعو شدہ خواتین شریک محفل نہ ہوسکیں تو بارش نے سوچا کہ خالی محفل رکھنے سے کیا فائدہ۔ اس نے تو آکر رونق بڑھا دی اور یار لوگ جلنے لگے کہ بغیر بلائے آگئی۔

اور لیجیے گمنام مراسلہ بھی چھپ گیا۔ یہ کون صاحب ہیں جو بقول ایڈیٹر صاحب صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں معلوم ہوتا ہے کہ جناب ایڈیٹر کہیں سے اڑتی ہوئی جھلک دیکھ لی ہے اور وہ بیچارے جتنا دیکھنے کے لیے بیتاب ہیں وہ صاحب اتنا ہی چھپتے جاتے ہیں۔ خیر بھائی ہمیں اس سے کیا جس کا دل چاہے پردے میں رہے اور جس کا جی چاہے سامنے آئے۔

ایک خریدار قاضی واعظ یا محتسب کی قسم کی کوئی چیز ہے۔ کتابت سے لے کر ریڈیو گپ استان تک اعتراضات جڑ دیے ہیں اب اور کیا کہیں سے

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

مجبوراً وی۔ پی ارسال ہیں پے در پے توجہ کرچکنے کے بعد مجبوراً آج ہم یہ قدم اٹھا رہے ہیں۔

ایڈیٹر

پاکستانی ڈاک

چودھری شہاب احمد صاحب جو پچھلے ماہ مشرقی پاکستان سے آئے تھے آجکل نیوی کا سپتال میں صاحب فراش ہیں آپ کے بائیں ہاتھ میں تکلیف ہے ہاتھ زور نہیں کھاتا ہے علاج جاری ہے خدا جلد صحت کاملہ عطا فرمائیں۔

اذا راحد صاحب علوی نے ۲۲ رمضان المبارک کو ایک "سحر پارٹی" دی جس میں چند مخصوص اصحاب نے شرکت فرمائی تھی یہ اپنی نوعیت کی پہلی پارٹی بہت دلچسپ تھی۔

دواخانہ قادری میں چند ارباب وطن کا ایک خصوصی جلسہ ہوا جس میں قصبہ کاکوری کی مایہ ناز شخصیت جناب محمد عاصم صاحب قیس کی وفات حسرت آیات پر اظہار رنج وغم کیا گیا اور فاتحہ کے بعد دعا کی گئی کہ خداوند تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ اور پسماندگان خصوصاً جناب غلام مرتضےٰ قادری صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جناب اعتماد حسن صاحب علوی کا تبادلہ قلات ہوگیا ہے اور اگلے ماہ وہ جانیوالے ہیں

جناب اسد علی قدوائی جو معہ بیگم صاحبہ پچھلے ماہ بغرض سیاحت بھارت تشریف لے گئے تھے واپس کراچی آگئے۔ آپ لکھنؤ رامپور اور کاکوری گئے تھے۔

جناب صادق علی عباسی کی دو صاحبزادیوں (عارفہ خاتون آصفہ خاتون صاحبہ) نے انٹرمیڈیٹ اور میٹرک فائنل کے امتحانات میں شرکت کی ہے۔ خدا کامیاب کرے۔

راولپنڈی کی خبریں

بیگم ذاکر علی عباسی کو اس عرصہ اختلاج قلب کا دورہ پڑگیا تھا طبیعت پریشان رہی۔ ڈاکٹر حمید صاحب کے زیر علاج اب اچھی ہیں۔

اہلیہ خالد صدیقی اب روبصحت ہیں۔

نصیرالدین حیدر علوی کے بچے الحمدللہ امتحانات میں کامیاب ہوگئے۔

کراچی کی ایک نجی تحریر سے یہ معلوم کرکے دلی مسرت حاصل ہوئی کہ کیپٹن محمد کمال علوی کی ترقی ہوگئی اور وہ اب کیپٹن سے میجر کر دیے گئے۔ خدا مبارک کرے

اللھم زد فزد۔

ارتضا علی عرف بیو پسر شاکر علی علوی کی رسم روزہ کشائی ۲۱ رمضان بروز پنجشنبہ ہوئی۔ میاں بیو کے برادر بزرگ قادر علی علوی نے اس کار خیر کو انجام دیا۔ روزہ کشائی کے وقت مختلف احباب نے شرکت کی۔ قادر صاحب اور انکے والد کو ہم مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ چودھری شہاب احمد صاحب کی اس طرف کچھ طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ انکو چاٹگانگ سے کراچی بذریعہ ہوائی جہاز لایا گیا اور کراچی میں زیر علاج ہیں۔ تمام بدن میں کچھ تھرتھراہٹ وغیرہ کی شکایتیں تھیں۔ بعد کی اطلاع ہے کہ چودھری صاحب اب بہتر ہیں اور بتدریج مرض میں تخفیف ہو رہی ہے۔

خالد بنت سراج احمد علوی پروفیسر نفرڈ ایرے کا میاب ہوکر اب بی اے فائنل میں آگئی۔ خدا مبارک کرے۔

اہلیہ سراج احمد صاحب آجکل اپنے بھائی سے ملنے کراچی گئی ہوئی ہیں۔

ہمیں ایک تحریر پاکستان سے بغرض اشاعت موصول ہوئی ہے جس پر حسب ذیل حضرات کے دستخط ہیں۔

محمد مسیح الدین۔ محمد رحمٰن۔ احتشام علی عباسی۔ اخلاق احمد علوی۔ مختار احمد علوی۔ شفیق احمد علوی۔ اکبر علی علوی۔ محمد عقیل سعید الدین علوی۔ واقف علوی۔ محمد کاشف علوی۔ ناظرہ خاتون۔ سعیدہ آصف۔ مشفق النساء۔ نفیسہ بانو کرمانیہ۔ عذرا بانو کرمانیہ۔ سعیدہ بیگم۔ قدسیہ بانو سرفراز کرمانی۔ سرفراز احمد علوی۔ محمد آصف علوی۔ شہاب الدین علوی۔ اقبال علوی۔ ایم حسین علوی۔

ظاہر ہے جس استفسار پر ۲۰۰ سنجیدہ مقبول کے دستخط ثبت ہوں اس میں کسی قیل و قال کی گنجایش نہیں نکل سکتی۔ ساتھ گمنام مراسلہ دیکھئے ہی کھلتا تھا کہ کسی فرد واحد کی جرأت نہیں کہ مخالفت کا رد کیا ہے۔ گمنام مراسلہ شایع کرنے کے بعد بھی سوائے اس تحریک کے کہیں سے کوئی خط ایسا نہیں ملا خود پاکستان کے دور دراز راولپنڈی، لاہور، مشرقی پاکستان یا خود بھارت میں۔ جو مزاح نگاری کو اتنا عظیم گناہ اور تخریب ادب تصور کرتا۔ شاید معترضین اودھ پنچ اور وطن کے مایہ ناز ادیب مزاح نگار سجاد حسین کو فراموش کر بیٹھے۔ ایک بچہ اگر مزاح نگاری کی کوشش کرتا ہے۔ ممکن ہے قدرت دوسرا سجاد حسین پیدا کرنے کی فکر میں ہو۔ اور اب جب وہ سلسلہ ہی ختم ہو چکا کسی مختصر کی اشاعت ہم تو زیادہ مناسب نہیں سمجھتے ہمارے اس کے کہ نامعلوم حضرات کی چھان بین کی کوشش کریں جن کا پتہ جانا آپ کا بیان ہے۔ ہمدرد تمنا یہ ہو جو گزشت گزشت۔

اب آپ توجہ فرمائیے ان دستخط کنندگان میں صرف چار ہی بچے ایسے باہمت نکل آئیں جو اخبار کو بہتر سے بہتر بنانے میں سنجیدہ و متین مضامین پر قلم اٹھا دیں۔ وطن کی مایہ ناز شخصیتوں کو نئے اور اچھوتے زاویے سے پیش کریں۔

ادبی و معیاری مضامین کا کاکوری اخبار کو نوازیں۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔

بھارت کے خریداران اخبار کی ایک تحریر

جناب اڈیٹر صاحب

السلام علیکم اس سے قبل میں ریڈیو گپ ستان کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کر چکا ہوں اور پھر عرض کرتا ہوں کہ مضمون ہر حیثیت سے بے انتہا دلچسپ ہے اور عزیزی قابل صد ستائش ہیں کہ ماشاء اللہ اس قدر دلچسپ پیرائے میں سب کچھ لکھ جاتے ہیں ایک عرصہ کے بعد اودھ پنچ کی یاد پھر تازہ ہوئی شکر ہے کہ اس زمانہ میں بھی کاکوری ہی والے کے دماغ کے تفریحی مضامین اخبار کی شہرت کا باعث ہوئے اب ریڈیو گپ ستان کا سلسلہ شروع کر کے آپ نے اس کو کافی دلچسپ بنا دیا ہے امید ہے آپ عزیزی موصوف کے مضامین برابر شایع کرتے رہیں گے تاکہ اخبار کی بوریت مبدل بہ تفریح ہوتی رہے میں اس مضمون کو بہت دلچسپی سے پڑھتا ہوں اور بچوں کو اس کے اشارات سمجھاتا رہتا ہوں میرے علاوہ بھی جو غیر متعلق حضرات تھے انھوں نے بھی اس مضمون کو بہت پسند کیا چنانچہ میرے ایک دوست نے مجھ سے دریافت کیا کہ ریڈیو گپ ستان کب شایع ہوگا میں نے یہی جواب دیا کہ انشاء اللہ دوسری قسط جلد حاضر خدمت کی جاوے گی۔

چند لوگوں نے اس کے متعلق لکھنؤ میں مجھ سے اپنی ناراضی کا اظہار بھی کیا میں نے یہی جواب دیا کہ یہ تو ایک کاغذی ٹوپی ہے جس کے سر ٹھیک آجائے وہی اس کا مالک ہے امید ہے کہ آپ عزیزی موصوف کو میری طرف سے ان کی اس ذہانت پر بذریعہ کاکوری اخبار مبارکباد دیدیں گے۔

غلام حسنین حیدری
دفتر کمشنر صاحب بہادر لکھنؤ

حالات وطن

موسم:۔ اس سال عید کا تہوار اجتماع اور جوش و خروش کے لحاظ سے بہت ممتاز اور بارونق رہا اگرچہ دوپہر سے لگاتار تین چار گھنٹے کا اچانک طوفانی بارش نے بہت سے پروگراموں کو منسوخ کرنے پر مجبور کر دیا۔ شام کا اجتماع جو قاضی اشہد علی صاحب عباسی کے یہاں ہوتا ہے زیادہ کامیاب نہ ہو سکا۔

تیز آندھی کے ساتھ زوردار بارش
آم و خربوزہ کو شدید نقصان

شدت کی گرمی کے بعد ۱۲ مئی دوپہر کو تیز آندھی کے ساتھ شدید بارش کا سلسلہ چار گھنٹے تک قائم رہا۔ جس نے موسم کو تو بہت خوشگوار بنا دیا مگر آموں اور خربوزوں کو سخت نقصان پہونچ گیا۔ اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بارش اتر پردیش میں ہر دو زنگ ہوئی۔ بارش سے پہلے اور بارش کے ساتھ تیز چلنے والی ہواؤں نے آم خربوزے اور تربوز کو بالکل بے لذت کر دیا۔ اور شاید ابکی ان پھلوں کے شائق کاکوری اور ملیح آباد کے آموں، سعید پور کے خربوزوں اور گھیلے کے تربوزوں سے کما حقہ لطف اندوز نہ ہو پائیں۔

ولی الدین کرمانی صاحب کے دونوں بچے اور ایک بچی طارق۔ شجاع اور نزہت فاطمہ اپنے اپنے درجوں میں نمایاں حیثیت سے کامیاب ہوگئے۔ خدا مبارک کرے۔

غلام حسنین صاحب حیدری کے دونوں بچے نظر الحسنین انوار الحسنین اور ایک بچی نجمہ بھی نمایاں حیثیتوں میں کامیاب ہوگئے خدا مبارک کرے۔

روڈ ٹیریئنس کا عید ملاپ۔ خوش قسمتی سے عید کے موقع پر روڈ ٹیریئنس کا اجتماع بہت کامیاب رہا۔ عید کے دن بعد مغرب بھائی عثمانی صاحب کے یہاں پارٹی ہوئی جس میں سوائے تین ممبران کے سب ممبران موجود تھے۔ دوسرے دن دوپہر کو کامل خاں صاحب کے یہاں پر بعد دعوت ہوئی اور وہیں سے جملہ ممبران لکھنؤ گئے دلچسپ تفریحات کے بعد رات کی گاڑی سے واپس آئے۔

منشی انعام علی صاحب کی کیفیت مزاج۔ موصوف کے چوٹ آجانے کی اطلاع گزشتہ اشاعت میں درج کی گئی تھی اب تفصیل سے پتہ چلا ہے کہ موصوف کی ران کی ہڈی میں شگاف پڑ گیا ہے۔ موصوف بہت سخت تکلیف اٹھا گئے۔ علاج ابھی باقاعدہ جاری ہے پہلے کے مقابلے میں تکلیف میں کمی ضرور ہے مگر ابھی آزادانہ نشست و برخاست کی اجازت نہیں۔ باری تعالیٰ جلد شفا دے۔

مراجعت وطن۔ محمد عارف لاہیر مشرقی پاکستان چند دنوں کے پرمٹ پر وطن اعزا سے ملنے آئے ہوئے ہیں۔

بیگم محمد خالد انصاری بھی ہمراہ آئی ہیں۔

واپسی:۔ غلام مرتضیٰ صاحب جو اپنے والد مرحوم محمد عاصم صاحب کے ہمراہ حیدرآباد سے آئے تھے اپنے مستقر پر واپس ہو گئے۔

دہلی کی خبریں:۔ افتخار احمد علوی عرف حافظ سلیم الدین ابن حکیم مختار احمد علوی صاحب محلہ کہنہ قدیم جامع مسجد شاہ جہانی میں امسال بھی قرآن مجید ۲۰ رمضان المبارک کو ختم کیا۔ اللہ قبول فرما کر ثواب دارین عطا فرمائے۔

حافظ سلیم الدین نے فتحپوری ہائی سکنڈری اسکول سے امسال چھٹی جماعت سکنڈ پوزیشن کامیاب ہو کر۔

فرحت علی ابن عباسی رفعت شوکت علی عباسی نے آٹھویں جماعت میں فورتھ پوزیشن سے کامیابی حاصل کی۔

افتخار احمد علوی عرف سلیم الدین نے محمد علی فرانی جامعہ طبیہ دہلی کے تحریری مقابلہ میں پہلا انعام اور سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ اللہ چشم زخم سے محفوظ رکھے اور اعزہ کو مبارک کرے۔

بیگم مختار احمد صاحب پر ۱۰ رمضان کو دل کا حملہ ہو گیا تھا۔ یونانی دوائیں دی گئیں۔ ڈاکٹر کو دکھایا گیا اب طبیعت رو بصحت ہے مگر اختلاج و دورہ کبھی کبھی پڑ جاتا ہے۔

بمبئی کی خبر ہے:۔ حاجی اکبر علی ہیڈ ماسٹر کے چھوٹے بچے لیاقت علی کے سر میں چوٹ آجانے سے اعصابی تشنج ہو گیا ہے۔ جے جے اسپتال میں زیر علاج رہے اور اب حالت بفضلہ تعالیٰ قابل اطمینان ہے۔ باری تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔

آگرہ کی خبریں:۔ بیگم کلیم الدین صاحب کی علالت۔ موصوفہ کو اس طرف پندرہ بیس دن سے شدید نزلہ ہو گیا تھا اور کئی طرح جکڑ گئی تھیں۔ شدید کھانسی اب بھی آرہی ہے۔ خداوند تعالیٰ جلد صحت کاملہ عنایت کرے۔

فریدہ سلمہا کی کامیابی:۔ ایک نجی تحریر سے معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ فریدہ بنت کلیم الدین صاحب اپنے درجہ میں پوزیشن سے کامیاب ہو گئی۔ ماشاء اللہ مبارک کرے۔

سید احمد علوی اڈیٹر پرنٹر نے تنویر پریس لکھنؤ میں چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار میر کنی سے شایع کیا۔